سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوارالحق صاحب
ضبط وترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حقوق العباد فضیلت واہمیت اور تفصیلات

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیده لا یؤمن عبد حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

وعن عائشه و ابن عمر عن النبی صلعم قال مازال جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ مجھ کو ہمیشہ ہمسایہ کے حق کا خیال رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت جبرائیلؑ عنقریب پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیں گے۔

کلمہ شہادت کے دونوں جملوں کا اقرار:

اسلام ایک عالمگیر اور ہمہ گیر مذہب ہے، ہر دور و ہر زمانہ میں قیامت تک عبادت وزندگی کا ایسا شعبہ نہیں جس کا احاطہ اسلام نے نہ کیا ہو، اور اس میں اس کا حل موجود نہ ہو، ہم میں سے بعض لوگوں نے دنیا کو یہاں تک محدود کر دیا ہے، کہ صرف نماز پڑھی جائے اور بس۔ کسی کا خیال ہے کہ صرف کلمہ طیبہ پڑھنا ہی مسلمان ہونے اور اسلام میں داخلہ کے لئے کافی ہے، کوئی یہ سمجھ بیٹھا کہ دین کی خدمت صرف اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرنے کا نام ہے۔ لا الہ الا اللہ کہہ کر محمد الرسول اللہ یعنی کہ حضور کو پیغمبر تسلیم کرنے کی بھی ضرورت نہیں (معاذ اللہ) حالانکہ یہ تصور بھی کفر ہے کہ ختم الرسل کے رسالت کا عقیدہ نہ رکھنے والا مسلم ہوسکتا ہے اور حضور کے نبوت اور رسالت کا اقرار کرنے والا اللہ کی وحدانیت تسلیم کئے بغیر مسلمان ہوسکتا ہے، کلمہ شہادت کے ان دونوں جملوں کے اقرار اور صمیم قلب سے ان کو ماننے بغیر دین حقہ میں داخل ہونے کا تصور بھی ناممکن ہے۔

دین کی جامعیت: دین صرف چند عبادات کا نام نہیں۔ بلکہ یہ نام ہے پانچ چیزوں پر عمل پیرا ہونے کا۔ جو کہ

عقیدے' عبادات' معاملات معاشرہ اور اخلاق پر مشتمل ہے' ان میں سے صرف کسی ایک پر عمل کر کے باقی کو پس پشت ڈالنے والا اپنے آپ کو کامل مسلمان ہونے کا دعویدار گردانتا یہ صرف خام خیالی اور اپنے آپ کو دھوکہ میں مبتلا کرنے والا معاملہ ہے۔

اتباع سنت:

قرآن بار بار اور ارشادات نبوی کثرت سے حضور انور ﷺ کی اطاعت اور ان کی تعلیمات اور سنتوں کی اتباع پر زور دیتا ہے' اور یہی آقائے نامدار ﷺ کے ارشادات اور سنتوں پر اتباع ہی دنیا و آخرت کی نجات کا ذریعہ ہیں' یہ جانتے ہوئے بھی ہم میں سے اکثر لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کو صرف چند عبادات مثلاً صوم وصلوۃ ہی سمجھ کر معاملات' ایک دوسرے کے حقوق' معاشرت کے آداب' انسانیت کا احترام اخلاق حسنہ کو اختیار کرنا جیسے احکامات و تعلیمات کو ایسے بھلا بیٹھے جیسے یہ دین کا حصہ ہی نہیں اور نہ یہ امور اللہ و رسول کے اطاعت واتباع میں شامل ہیں' حضرت عائشہ سے کسی نے سوال کیا کہ رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کیسے تھے۔ فرمایا کان خلقہ القرآن ' یعنی قرآن میں ایک کامل مومن کے عبادات' معاملات' حسن معاشرہ' حقوق انسانی وغیرہ جو احکامات ذکر ہیں' آپ ان پر اس انداز سے عمل کرتے رہے جیسے آپ زمین پر چلتے ہوئے مجسم قرآنی تھے۔ رسالت مآب ﷺ کے بعثت کا مقصد قرآن کے احکامات اور قوانین پر عمل کر کے ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا تھا جسے اپنا کر گمراہ انسانیت کو صراط مستقیم پر لایا جاسکتا ہے' آپ کی بحیثیت پیغمبر دنیا میں آمد تمام کائنات پر بہت بڑا احسان ہے ان کے افعال واقوال حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا مظہر ہیں۔

حضورؐ کی ذات اقدس مشعل راہ: اللہ جل شانہ نے حضورؐ کو ایک مثالی نمونہ بھیج کر انسانیت کو حکم دیا کہ زندگی کے ہر موڑ پر عبادات و معاملات اخلاق و معاشرت' عادات و اطوار میں اس نمونہ کو مشعل راہ بنا کر اوروں کو بھی اسی نمونہ کے اختیار کرنے کی تلقین کریں' حدیث کے کتب بالخصوص صحاح ستہ میں ایک مستقل باب شمائل النبی صلعم کے نام سے موجود ہے جسے اہمیت سے پڑھایا جاتا ہے' جس سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ رسول اکرمؐ کی سیرت اور شمائل عملی قرآن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حقوق العباد اور احترام آدمیت:

جیسے کہ مسلمان کے لئے حقوق اللہ نماز' روزہ' زکوۃ حج کی ادائیگی ضروری ہے' اسی طرح حقوق العباد کو بھی ادا کرنا انتہائی اہم اور لازمی ہیں' حقوق اللہ میں اگر انسان سے کوتاہی' کمی ونقصان ہوجائے اور صدق دل سے توبہ اور تلافی کی کوشش کی جائے تو رب العزت معاف فرمادیں گے۔ مگر انسانوں کے حقوق جب تک جس کا حق مارا گیا ہے اس کے ساتھ اپنا معاملہ طے نہ کرے معافی کی گنجائش نہیں۔ دین محمدی جو ادیان عالم میں عدل وانصاف کے قیام اور ظلم واستبداد کو جڑ سے اکھاڑنے میں سب سے بڑا علمبردار ہے' اس میں حقوق العباد اور احترام آدمیت سرفہرست ہے۔

جانوروں کے ساتھ حسن سلوک:

حتیٰ کہ انسان تو انسان ہے' جانوروں اور غیر ذی عقول مخلوق کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تلقین شدت سے کی گئی ہے۔ مثلاً چیونٹی اذی اور تکلیف کا باعث نہ بنے تو اس کے مارنے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر زیادتی نہ کرنے کے اس واقعہ سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

وعن ابوهريرة قال قال رسول الله ﷺ قرصت نملة نبيا من الانبياء فامر بقرية النمل فاحرقت فاوحى الله تعالىٰ اليه ان قرصتك نملة احرقت امة من الامم تسبح (بخاری مسلم)

حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے انبیاء میں سے ایک نبی کا واقعہ ہے کہ ایک دن ایک چیونٹی نے اس کو کاٹ دیا' انہوں نے ان چیونٹیوں کے تمام سوراخ کو جلا دینے کا حکم فرمایا' سوراخ جلا دیا گیا' جس پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے امتوں میں سے ایک امت کو جلا ڈالا جو اللہ کی پاکی بیان کرنے میں مصروف رہتی ہے۔

بغیر تکلیف پہونچائے اسلام میں جانوروں کا مارنا بھی جائز نہیں۔ چہ جائے کہ انسان کو ضرر پہونچایا جائے' یہاں یہ بات آپ حضرات کو ذہن نشین ہونی چاہیے کہ اگر چیونٹیاں نقصان پہونچانے کا ذریعہ بن جائیں تو پھر ان کا مارنا اور ان کے دفع کے لئے کوئی ذریعہ استعمال کرنے کی گنجائش موجود ہے' اور ایذاء کا سبب نہ بننے والوں کی ہلاکت سے احتراز کرنا چاہیے۔

تسخیر وطاقت کا غلط استعمال:

آپ کو معلوم ہے کہ رب العالمین نے اس کائنات کی ہر چیز انسان کے لئے مسخر کر کے ان میں سے اکثر و بیشتر اسی بنی آدم کی خدمت پر مامور ہیں۔ مگر اس عظمت وشرافت سے غلط فائدہ اٹھا کر قطعاً یہ اجازت نہیں کہ اس تسخیر کو غلط اندازہ میں استعمال کیا جائے۔ اپنے شوق اور تفریح کے لئے کسی بھی جاندار کو بلا ضرورۃ اور غیر شرعی طریقہ سے ہلاک کرنا بھی اپنی قوت اور غلبہ کے ناجائز استعمال کرنے کے زمرہ میں آتا ہے۔

جانوروں کے ناحق مارنے پر باز پرس:

ارشاد نبویؐ ہے: عن عبدالله بن عمرو ابن عاص ان رسول الله ﷺ قال من قتل عصفوراً فما فوقها بغير حقها سأله الله عن قتله قيل يارسول الله ﷺ وما حقها قال ان يذبحها فياكلها ولا يقطع رأسها فيرمى بها (رواہ احمد)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو ابن عاص سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی چڑیا یا اس سے بڑے کسی جانور (یا پرندہ) کو ناحق مارے تو رب العزت اُس شخص سے اس ناحق مارنے پر باز پرس کریگا' پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ

اور اس چڑیا کا حق کیا ہے' فرمایا یہ کہ اس کو ذبح کیا جائے' پھر کھایا جائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے۔

حکمت تخلیق:

اسلام کے ان بے مثال' اعلیٰ وارفع تعلیمات کا نچوڑ' اور خلاصہ یہ ہے کہ کائنات کے مالک وخالق نے کارخانہ عالم میں جن اشیاء کو پیدا فرمایا۔ ہر ایک کی پیدائش میں رب تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حکمت پنہاں ہے۔ بغیر حکمت کسی کو بھی عبث پیدا نہیں کیا گیا' یہ الگ بات ہے کہ انسان اپنے محدود عقل ودانش کی بناء پر تخلیق کی حکمت پیدائش تک پہونچنے سے عاجز ہے' جب کسی کا معرض وجود میں آنا بلا مقصد نہیں تو ہر ایک کے حقوق بھی بیان کئے گئے' جس طرح انسان کو اپنے بقاء اور وجود کے حفاظت کا حق دیا گیا یہی صورتحال ہر ذی روح کی ہے' جیسے کسی انسان کو بلاوجہ ہلاک کرنا جرم ہے' اسی طرح جانور کی جان بھی بلاوجہ اور غیر شرعی طریقہ سے لینا ایسا جرم ہے کہ اس کا بھی روز محشر باقاعدہ مواخذہ ہوگا' جانور کا حق یہ ہے کہ اسے اسلامی احکامات کی روشنی میں ذبح کر کے کھایا جائے یہ نہیں کہ صرف ذوق وشوق کی تسکین کے لئے مارنے کے بعد ایک بے مقصد چیز سمجھ کر پھینک دیا جائے۔

انسانی حقوق کے مختلف معیار:

آج مسلمانوں کے علاوہ کئی اقوام وادیان کے دعویداران حقوق کی ادائیگی کے علمبردار بن کر انہی حقوق کے نام پر دنیا کو جہنم کدہ بنا دیا ہے۔ کچھ تو اس میں ہم مسلمانوں کا عمل دخل بھی ہے' کہ انہوں نے شریعت مطہرہ کے بتائے ہوئے اخلاق وحسن معاشرہ کے زرین تعلیمات پر عمل چھوڑ کر کفار واغیار ان تعلیمات کے دعویدار بن بیٹھے اور مسلمانوں کو حقوق انسانی کی پاسداری نہ کرنے پر مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ دنیا میں کئی ادارے' تنظیمیں اور ملک حقوق انسانی کے خوشنما لیبل کو اٹھا کر مسلم امہ کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا مرتکب قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ یہ لوگ خود انسانی حقوق کی پامالی کے چیمپئن بن کر اپنے سے کمزور اقوام کو ایک ظالم وخونخوار بھیڑیے کی طرح جس طرح نوچ رہے ہیں' دنیائے عالم کا انصاف پسند طبقہ جن کے آنکھوں پر تعصب اور اسلام دشمنی کے پردے نہیں نوحہ کناں ہے' ہر علاقہ اور قوم کے لئے حقوق کے الگ الگ معیار قائم ہیں۔ جس جگہ اپنے مقاصد اور مفادات حاصل کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ اسلام کی زرین اور آفاقی اصولوں کو حقوق انسانی سے متصادم قرار دیا جاتا ہے۔

اسلام کا بلند معیار حقوق: دوہرا معیار اپنا کر پھر بھی انسانی حقوق کے خالق اور بنانے والوں میں اپنے کو شمار کرنا انتہائی بے شرمی اور ڈھٹائی نہیں تو اور کیا ہے۔ ورنہ اگر دشمنی اور تعصب کے عینک اتار کر بغور اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں وہ اعلیٰ درجہ کی تہذیب' تمدن' معاشرہ اور حقوق کی ادائیگی کا لزوم ہے کہ دنیا کے کسی قوم ومذہب کے اندر بھی ایسی صفات موجود نہیں۔

جانوروں کے حقوق اور نبوی ہدایات:

دین اسلام کی تعلیمات تو اس قدر سراپائے رحمت وشفقت ہیں کہ جانور سے کام لیتے وقت بھی اس کے

بھوک اور سفر کی صلاحیت کے بارے میں واضح ہدایات موجود ہیں‘ یہاں تک امام الانبیاء نے فرمایا کہ اگر اسے ذبح کرنے کی نوبت آئے تو چھری خوب تیز کرلیا کرو‘ رحمت کی انتہا ہے‘ کہ اگرچہ عظمت وشرافت بنی آدم کی وجہ سے ذبح جو بظاہر تکلیف ہے کی اجازت مل گئی ہے۔ مگر اس میں بھی آرام پہونچانے کا حکم دیا گیا‘ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا سافرتم في الخضب فاعطوا الابل حقها من الارض و اذا سافرتم في السنة فاسرعوا عليها السير و اذا عرستم بالليل فاجتنبوا الطريق فانها طرق الدواب ومأوى الهوام بالليل وفي رواية اذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرۃ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب تم نے شادابی وآبادی کے زمانہ میں اونٹوں پر سفر کرنا ہوتو (سفر کے دوران) ان اونٹوں کو زمین سے کھانے کا حق دو (تاکہ وہ پیٹ بھر کر تیز سفر طے کرسکیں) اور جب قحط کے زمانہ (یعنی گھاس وغیرہ نہ ملے) میں سفر کرو تو سفر تیزی سے ختم کرنے کی کوشش کرو تاکہ گھاس وچارہ نہ ملنے کی وجہ سے بھوک کی تکلیف میں مبتلا ہوکر بدنی کمزوری میں مبتلا ہونے سے پہلے پہلے تمہیں منزل مقصود تک پہونچادیں۔ اور جب رات کو تم کہیں (آرام کے لئے) رکنا چاہو تو راستے کے درمیان نزول نہ کرو۔ کیونکہ یہ راستے جانوروں اور موذی حشرات کی گزرگاہیں بن جاتی ہیں‘ اور ایک روایت میں یوں بھی ہے‘ کہ جب تم قحط کے زمانہ میں ان پر سفر کرو تو تیزی سے کرو اور ان کے (ہڈیوں) میں گودا موجود ہے۔ چونکہ وہ دور دراز علاقہ سفر واسفار کے لئے صرف اونٹ ہی کے استعمال کا تھا اسی لئے حدیث مبارکہ میں اونٹ کا ذکر ہے‘ ویسے یہ حکم وہدایت تمام جانوروں کے لئے ہے۔

اصلاح معاشرہ کی نبوی تعلیمات:

غرض جس دین نے جانوروں پر رحمت کا حکم دیا ہے وہ انسانوں پر رحمت وشفقت کے حکم سے کیسے خالی ہوگا‘ اسلام اور حضور ﷺ کی آمد سے پہلے دنیا میں جہل‘ ظلم‘ ناانصافی‘ بداخلاقی اور گناہوں کا دور دورہ تھا‘ اس فطری اور عالمگیر دین اور اس کے مقتدیٰ رحمۃ العالمین کی بعثت کا مقصد روئے زمین پر رہنے والوں کو گمراہی‘ ظلم وجبر اور جہالت کے اندھیروں سے نکال کر صراط مستقیم‘ علم کی روشنی‘ امن وسکون‘ اتفاق واتحاد‘ امن وسلامتی‘ جیسے نمایاں خصوصیات اور کمالات کا حامل بنانا تھا‘ اللہ اور حضور اکرم ﷺ نے ان تمام شعبہ جات میں اصلاح معاشرہ کے جو تعلیمات ذکر فرمائے وہ ایسے واضح اور غیر مبہم ہیں‘ کہ کوئی یہ اعتراض نہیں کرسکتا‘ کہ زندگی کے فلاں شعبہ میں اپنے ماننے والوں کو دین حقہ نے کوئی ہدایات نہیں دی۔

حقوق العباد کی اہمیت: زندگی میں انسان کو جن معاملات سے واسطہ پڑتا ہے وہ دو ہیں۔ اللہ سے واسطہ اور یا اس کے مخلوق سے تعلق اور معاملہ اللہ سے جن امور کا تعلق ہے وہ حقوق اللہ اور اس کے مخلوق سے جو معاملات ہیں وہ حقوق العباد کہلائے جاسکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے عرض کرچکا ہوں کہ ہم میں سے اکثر مسلمانوں نے حقوق اللہ یعنی‘ نماز

'روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کرتے ہوئے حقوق العباد کی طرف توجہ دینا ہی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ حقوق اللہ کی اپنی عظمت حیثیت اور مقام ہے جس کیساتھ ساتھ مخلوق کی حقوق کا خیال رکھ کر ان کے بارہ میں دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرنا بھی دین وایمان کا لازمی جزو ہے۔ بے شمار آیات واحادیث دلالت کررہے ہیں کہ اللہ کے حق میں کوتاہی اور تقصیر کی صورت میں اگر صدقِ دل سے ذات باری کے حضور انسان توبہ تائب ہوجائے تو اس ذات رحیم وکریم کی طرف سے معافی مل سکتی ہے اور اس کے مخلوق کے کسی حق میں زیادتی کمی ہوجائے تو رب کائنات اپنے صفتِ عدل وانصاف کے تقاضوں کے مطابق اسوقت تک اس زیادتی کرنے والے کو معاف نہیں فرماتے جب تک وہ بندہ اسے معاف نہ کرے یا خود اس سے اپنا معاملہ طے نہ کرے۔

حقوق العباد کی تفصیلات: یہاں یہ بات یاد رکھی جائے کہ انسان کا حق صرف مال تک محدود نہیں کہ کسی کے مال کو غصب کیا جائے ڈاکہ زنی اور چوری کا ارتکاب ہو۔ حقوق العباد ان کے علاوہ اور نہیں' یہ بالکل غلط تصور ہے' حقوق العباد کی تفصیلات اور اقسام واصناف احادیث ودینی کتب میں انتہائی تفصیل سے ذکر ہیں۔ والدین کی اولاد پر حقوق اولاد کے والدین پر' خاوند پر بیوی کا حق' بیوی کا شوہر پر' پڑوسی کا پڑوسی پر حق' آجروں کا اجیر پر' اور اجیر کا آجر پر' حاکم کا رعایا پر اور رعایا کا حاکم پر' ہر انسان پر اپنے نفس کا حق' وغیرہ' ان حقوق میں بھی حق تلفی' بندوں کے حقوق مالیہ میں کمی وزیادتی کرنے کے برابر ہے بلکہ بعض میں کوتاہی کرنا' حقوق مالی میں خیانت کرنے سے بھی بڑھ کر ہے۔

خطبہ عرفات انسانی حقوق کا چارٹر: حضورؐ نے عرفات کے میدان میں لاکھوں اسلام کے پروانوں' صحابہ کو ایک ایسا جامع مفصل آخری خطاب فرمایا جو کہ تا قیامت آنے والوں مسلمانوں کیلئے اپنے زندگیوں کے سنوارنے کا عظیم منشور ہے' جس کا ایک ایک جملہ قیامت تک پیدا ہونے والے اسلام دشمنوں اور روشن خیالی وترقی پسندی کے نام پر اپنے قبیح عزائم کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے منصوبے بنانے والوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے عبرت آموز اسباق موجود ہیں۔ ایک لمبی تمہید کے بعد سرور کائنات ﷺ نے فرمایا:

الا ان اموالکم ودمائکم واعراضکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا من یومکم ھذا الی یوم القیامۃ:

ترجمہ: خبردار تمہارے اموال اور جانین اور عزتیں آج سے یوم قیامت تک اس طرح حرام ہیں جیسے اس یوم عرفہ معظم میں شہر اور بلد معظم میں حرام ہیں اسی طرح ان کی حرمت جیسے آج ہے یہ اشیاء ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔

الغرض خطبہ کے ابتداء میں پیش کردہ دونوں احادیث مبارکہ امت مسلمہ کو سختی سے حقوق العباد کی ادائیگی اور کسی کے جان ومال کو نقصان نہ پہونچانے کے سلسلہ میں مشعل راہ ہیں' اسی موضوع پر مزید معروضات انشاء اللہ اگلے جمعہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ رب العزت مجھے اور جملہ مسلمانوں کو اللہ کے حقوق وفرائض کی ادائیگی کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی توفیق سے مالامال فرمادیں۔ امین